جنت

قرآن اور حدیث کی روشنی میں اجمالی بیان

تالیف

حضرت مولانا شاہ **محمد کمال الرحمٰن** صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ **صوفی غلام محمد** صاحبؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنت

(قرآن اور حدیث کی روشنی میں اجمالی بیان)

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

سید صدیق فرزند جناب سید محبوب صاحب

ایس ایس میٹل انڈسٹری اینڈ کنسٹرکشن میٹریل سپلائرس

شاپ نمبر: 13-6-431، متصل قطب شاہی مسجد، جعفری گوڑہ، ریتی باؤلی رنگ روڈ، حیدرآباد

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	جنت
مؤلف	:	حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب قاسمی دامت برکاتہم صاحبزادہ وجانشین عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ
سن اشاعت	:	۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء
تعداد	:	پانچ سو
کتابت	:	شکیل کمپوزنگ سنٹر روبرو فائر اسٹیشن ،سیلر ،متصل مسجد رضیہ ،جدید ملک پیٹ ،حیدرآباد-۳۶ فون: 9391110835, 9346338145
طباعت	:	عائشہ آفسیٹ پرنٹرس روبرو فائر اسٹیشن ،سیلر ،متصل مسجد رضیہ ،جدید ملک پیٹ ،حیدرآباد-۳۶ فون: 9391110835, 9346338145
قیمت	:	-/10 روپئے

بہ اہتمام

سید صدیق فرزند جناب سید محبوب صاحب

ایس ایس میٹل انڈسٹری اینڈ کنسٹرکشن میٹریل سپلائرس

شاپ نمبر:13-6-431، متصل قطب شاہی مسجد، جعفری گوڑہ، ریتی باؤلی رنگ روڈ، حیدرآباد

اِنتساب

اُن علماء ظاہر و باطن کے نام

جنہوں نے

اللہ کے صفاتِ جلال اور صفاتِ جمال

کی تفصیلات بتلائیں

اور

موقع ظہور جمالِ الٰہی

جنت اور اس کی حقیقت

سے روشناس کرایا۔

محمد کمال الرحمٰن قاسمی

صاحبزادہ و جانشین

عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین

سلسلہ نمبر	عنـــاوین	صفحہ نمبر
۱	جنت: جنت کے معنی، حقیقت، وجہ تسمیہ، رقبہ	۵
۲	جنت کا طول وعرض، ڈیرہ، منزل، مصالحہ، زمین، درخت اور پھل	۶
۳	جنت کی عورت، حور، مجلس اور گانے، حور کے گیت کا مفہوم	۷
۴	حور کا ناز اور اس کی گفتگو، جنتی مرد کی قوت، کھانے کی اقسام	۸
۵	ابر رحمت سے پیدا ہونے والی باندیاں	۹
۶	نغمۂ داؤدی، جنت کی زمین	۱۰
۷	نیک نصیبہ والوں کا مقام، جنتیوں کا بستر	۱۱
۸	خشبوئے جنت، ندائے جنت	۱۲
۹	جنت کا درجہ اور سایہ، درختوں کے تنے	۱۳
۱۰	اہل جنت کا لباس اور زیور	۱۴
۱۱	مادہ تخلیق حور	۱۵
۱۲	تعداد متفرق اور حسن بے مثال، نعمت دیدار الٰہی	۱۶
۱۳	جنت کی نعمتیں:	۱۸
۱۴	جنت کی پہلی ضیافت	۲۱
۱۵	الکوثر	۲۳
۱۶	اہل جنت کی نیند	۲۶
۱۷	جنت کی سواریاں	۲۷

جنت؟

جنت کے معنیٰ؟

جنت کے معنی چھپانا، ڈھانکنا، سایہ دار درخت اور پوشیدہ گنجان باغ وغیرہ۔

جنت کے اصطلاحی معنیٰ

ہر طرح کی عافیت و راحت کا وہ ابدی مقام جو اللہ نے اپنے فرمانبردار اور نیکوکار بندوں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

حقیقتِ جنت

اللہ رب العزت کی ساری جمالی تجلیات کے ظہور کا مرکز اور ان کے کرم بے انتہا کا مقام ظہور۔

جنت کی وجہ تسمیہ

جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ اسے لوگوں کی نظروں سے چھپایا گیا ہے اور اس میں سایہ دار درخت اور گنجان باغ ہیں اور وہ خدا کی عنایات اور نوازشات میں ڈھکی اور ڈوبی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس کے معنے سے آپ بھی سمجھ سکتے ہیں۔

جنت کا رقبہ

ادنی درجہ کے جنتی کو جنت میں جو رقبہ دیا گیا وہ تمام دنیا کے رقبے سے دس گنا زیادہ ہوگا۔

جنت کا طول وعرض

قرآنی صراحت کے بموجب اس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کی طرح عریض ووسیع ہے۔

جنت کا ڈیرہ

مومن کے لئے جنت میں ایک موتی کا بنا ہوا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ۶۰ میل ہوگی جس میں اس کی بیویاں قیام کریں گی۔

جنت کی منزل

جنت میں سو ۱۰۰ منزلیں ہیں۔ایک سے دوسرے درجے کے درمیان پانچسو برس کا فاصلہ ہے اور فردوس سب سے اوپر کے درجے کا نام ہے۔ جنت الفردوس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔

جنت کا مصالحہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہوگی، موتیوں اور یاقوت کی کنکریاں ہوں گی۔

جنت کی زمین

جنت کی زمین چاندی کی ہے اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔

جنت کے درخت اور پھل

جنت کے درختوں کی جڑیں سونے کی ہیں اور ان ٹہنیاں کسی کی سونے کی کسی کی چاندی کی کسی کی یاقوت کی کسی کی زمرد کی اور کسی کی زبرجد کی ہونگی۔ جنتی اگر ٹھہرے ہوں گے تو پھل اوپر کو جائیں گے اور بیٹھیں گے تو جھک جائیں گے اور اگر

لیٹیں گے تو اور زیادہ جھک جائیں گے۔ گویا جنتی کی خواہش کے تابع ہوں گی اور وہ ہر حال میں پھل کھا سکیں گے۔

جنت کی عورت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں یہ بات ملتی ہے کہ اگر جنت کی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو اس کی خوبصورتی سے مشرق و مغرب روشن اور خوشبو سے معطر ہو جائیں گے۔

جنت کی عورت کی اوڑھنی

اس کے سر پر اوڑھنے کا کپڑا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

جنت کی حور

حور اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کی سفیدی نہایت چمکیلی اور پتلی انتہائی گہری سیاہ ہو اور 'عین' کے معنی بڑی بڑی آنکھوں والی جنت میں اس طرح کی بے شمار خوبیوں والی حوریں ہوں گی جن کے جسم پر ستر لباس ہوں گے ان کی نزاکت اور بے حد خوبصورتی کی وجہ سے کھال اور گوشت اور ہڈیاں اور ان کے اندر کا مغز نظر آئے گا۔

جنت میں مجلس اور گانے

جنت میں جنتیوں کی مجلس ہوگی جس میں حوریں خوش آوازی سے اس طرح گائیں گی کہ ویسی آواز مخلوق نے کبھی نہیں سنی۔

حور کے ایک گیت کا مفہوم

ہم ہمیشہ رہیں گی کبھی ہلاک نہیں ہوں گی۔ آرام دلانے والی ہوں گی، کبھی تنگ نہ ہوں گی، کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ مبارکبادی ہے اس شخص کے لئے جس کے لئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

حور کا ناز اور اس کی گفتگو

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ جنتی جنت میں ستر تکیوں پر آرام کرے گا ایک پہلو بدلے گا تو اس عرصہ میں قسم قسم کے تکیہ لگائے گا اسی اثناء میں حور آئے گی اور ناز کرتے ہوئے مرد کے کاندھوں پر ہاتھ مارے گی۔ وہ اس کی طرف دیکھے گا حور کا رخسار آئینہ سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ جس میں اس کو اپنا چہرہ نظر آئے گا وہ اس کو سلام کرے گی سلام کا جواب دے کر وہ پوچھے گا ......کون ہے؟ وہ جواب دے گی اللہ نے مجھے تیری خدمت کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے سر پر ایسا بیش قیمت تاج ہوگا جس کا ادنیٰ موتی تمام دنیا کو روشن کر دے گا۔

جنتی مرد کی قوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی مرد کو اتنی قوت دی جائے گی جو بہتر عورتوں کے لئے کافی ہوگی۔ صحابہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی عورتوں سے صحبت کرنے کے لئے اس مرد میں طاقت ہوگی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ جنت جنت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی راحتیں، لذتیں اور نعمتیں ایسی ہیں کہ نہ ان کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی کے دل میں اس کا تصور آیا۔

کھانے کی اقسام

اہل جنت کے کھانے تین قسم کے ہوں گے۔ ایک عرائس وہ دعوتی طعام ہوگا جنتیوں کو اللہ تعالیٰ دارالسلام میں بلائے گا اور کھلائے گا جس سے اجسام تر و تازہ اور غیر فانی ہوں گے۔

ایک کھانا بیویوں کے ولیموں کے طور پر ہوگا اور باہمی ملاقاتوں کے وقت

مہمانوں کی بھی دعوتیں کی جاتی رہیں گی۔ طوبیٰ کے سایوں میں باہم مل بیٹھیں گے۔ پیغمبروں سے ملاقاتیں ہوں گی۔ فرشتوں کی مجلسیں بھی ہوں گی۔ اہل جنت بازار جنت میں اپنی حسب منشاء صورتوں کو پسند کریں گے تو انھیں ان خوبرو چہروں کو عنایت کیا جائے گا۔ جنت میں نہر کوثر ہوگی اس کے کنارے تفریح کریں گے بہترین باغ ہوں گے نہر کوثر پر موتی کے خیمہ ہوں گے ہر خیمہ سات میل لمبا اور سات میل چوڑا ہوگا وہ خیمہ ایک موتی کا بنا ہوا ہوگا اس میں دروازہ نہیں ہوگا اس کی مہکتی ہوئی خوشبو والی باندیاں ہوں گی جن کو فرشتوں نے دیکھا ہوگا نہ خادموں نے۔

ابر رحمت سے پیدا ہونے والی باندیاں!

سورہ رحمٰن میں فرمایا ''فِيهِنَّ خَيرَاتٌ حِسَانٌ'' ان میں یہی بات ہے ان کی پیدائش ابر رحمت سے ہوگی ان کے چہروں کا نور عرش سے مستفید ہوگا۔ اہل جنت یاقوت اور موتی کے گھوڑوں پر سوار میدانوں اور باغوں کی سیر کر کے لوٹیں گے پھر جنت کی ان حوروں کے ساتھ تختوں پر مسہریوں پر بیٹھے ہوں گے انھیں پاکیزہ اور نفیس کھانا کھلایا جائے گا۔ پھر انھیں شربت پلایا جائے گا۔ نہروں کے کنارے رنگا رنگ ماحول میں جنت کی شاندار مسہریاں سجی ہوں گی۔ ''مُتَّكِئِينَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ'' مضمون کے تحت سبز موتی اور نرم بستروں اور گدوں پر سہارا لئے بیٹھ جائیں گے اسرافیل کے رنگارنگ تسبیح کے گانوں میں فرشتوں اور آسمانوں کی تسبیحیں گم ہو جائیں گی اس سریلی آواز میں خداوہ تاثیر دیں گے کہ پردہ اور دروازہ سے مل کر ایک عجیب سماں باندھ دیں گے اسرافیل کی آواز کی سرسراہٹ سے سونے اور چاندی کے نشانوں سے قسم قسم کے زمزمے پیدا ہونے لگیں گے۔ ہر حور اور بندہ اپنی بے انتہا سریلی آواز سے نغمہ سنجی کریں گے۔ اہل جنت ان نعمتوں میں مست اور لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

نغمۂ داؤدی!

حق تعالیٰ کی جانب سے حضرت داؤدؑ کو نغمۂ روحانی گانے کا حکم ہوگا۔ حضرت داؤدؑ ساق عرش پر کھڑے ہوکر وہ لطف اندوز تقدیس رب بیان کریں گے کہ ان کی آواز تمام آوازوں پر چھا جائے گی پھر جنت عدن کی خوشبو سے مہکے گی کیف آور حیات بخش جھونکوں سے ساری فضاء عطر بیز ہو جائے گی۔ ایک پُر کیف نور کی نمود ہوگی جس سے ہر چیز پُر کیف اور روشن اور راحت افزاء ہوگی۔

جنت کی زمین!

پوچھے جانے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی زمین چاندی کے مرمر کی ہوگی ٹیلے زعفران کے ہوں گے چوطرفہ احاطہ کی دیواریں موتی یاقوت اور سونے چاندی کی ہوں گی۔ اندر سے باہر کی چیز اور باہر سے اندر کی چیز نظر آئے گی۔ جنتی موتیوں کا تاج پہنے گا۔ تاج کا گردا گرد موتی، یاقوت، زمرد اور سونے کی زنجیریں ہوں گی۔ گلے میں سونے کا گلوبند ہوگا جس کا حاشیہ زمرد اور سبز یاقوت کا ہوگا۔ ایک کنگن سونے کا اور ایک چاندی کا اور ایک موتیوں کا ہوگا۔ تاج کے نیچے یاقوت کے سر بند ہوں گے۔

جنتی اپنے جسموں پر باریک ریشم کا لباس اور اس کے اوپر موٹے ریشم کا لباس اور اس کے اوپر سبز حریری لباس، ریشمی استر کے تکیہ خوبصورت سرخ ابرہ کے عمدہ سرخ یاقوت کی دھاریوں دار تکیوں پر ٹیک لگا کر تختوں پر بیٹھیں گے تخت کے پائے موتی کے ہوں گے اور ہر تخت پر ہزار قسم کے بستر ہوں گے اور ہر بستر میں ستر رنگ ہوں گے اور ہر تخت دائیں بائیں ہزار کرسیاں ہوں گی تمام جنتی حضرات حضرت آدمؑ کے قد پر ہوں گے جوان ہوں گے بے ریش و بروت ہوں گے۔ اہل جنت کھا کر ڈکار لیں گے تو وہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی جب پانی پئیں گے تو

ان کے بدن سے خوشبودار پسینہ نکلے گا وہاں پیشاب پاخانہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ منہ میں تھوک اور ناک کی ریزش نہ ہوگی نہ کوئی بیماری لاحق ہوگی۔ جنت میں محلات ہیں۔ ہر محل میں چار نہریں ہیں۔ ایک شفاف پانی کی، دوسری دودھ کی، تیسری پاکیزہ شراب کی اور چوتھی شہد کی۔

جنت کے مختلف چشمے ہیں ایک چشمہ کا نام زنجبیل ہے اور دوسرے کا نام تسنیم ہے تیسرے کا نام کافور ہے۔ یہ ساری نعمتیں ان نیک انسانوں کے لئے ہیں جنھیں دنیا میں ایمان اور اعمال صالحہ کی دولت نصیب ہوئی ہوگی اس سے کہیں زیادہ وسیع نعمتیں پاؤ گے۔ کیوں کہ اللہ کی رحمت وقدرت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا: وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ بس اس کی شرط اللہ کی ذات وصفات، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن اور تقدیر پر یقین رکھنا اور نیک اعمال بجالانا ہے بس اللہ ایسے جنتیوں سے فرمائے گا اے میرے بندے اے میرے جوار رحمت کے ساکنو اے مجھ سے محبت کرنے والے تمہارے لئے مرحبا یہ سب تمہارے لئے ہے اور تم سب کے لئے میری رضا ہے۔

نیک نصیب والوں کا مقام

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ (هود)

اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ آسمان وزمین قائم ہیں۔ بجز اس کے کہ پروردگار چاہے یہ عطیہ غیر منقطع ہے۔

جنتیوں کا بستر

سورہ رحمٰن میں پروردگار عالم کا ارشاد ہے:

مُتَکِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآئِنُھَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ یعنی وہ اہل جنت ایسے بستروں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ اسی سورۃ میں اور فرمایا مُتَکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ یعنی وہ سبز مسندوں اور خوبصورت اور قیمتی بچھونوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے۔

سورۃ غاشیہ میں ارشاد ربانی ہے فِیْھَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ

جنت میں اونچے اونچے تخت بچھے ہوئے ہوں گے اور آبخورے چنے ہوئے ہوں گے گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے قالین پھیلے ہوئے ہوں گے۔

خوشبوئے جنت

طبرانی نے بہ روایت ابن عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ ان ریحھا لیوجد مسیرۃ ماۃ عام یعنی اس کی خوشبو سو سال کی مسافت سے محسوس ہوگی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے ریح الجنۃ یوجد من مشیرۃ الف عام کہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی دوری سے محسوس ہوگی۔

ندائے جنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تیأسوا ابدا و ذالک قول اللہ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (مسلم)۔ ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا اے جنت والو تم ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے۔ کبھی بڑھاپا طاری نہ ہوگا تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے کبھی بدحالی

نہیں آئے گی۔ اس کا مصداق اللہ کا فرمان ہے جس میں فرمایا گیا اعلان کرادیا جائیگا کہ یہ وہ جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کی بناء پر وارث بنائے گئے۔

جنت کا درجہ اور سایہ

ان فی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظللها مائة عام لایقطعها یعنی جنت میں ایک ایک درخت ایسا ہے کہ جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلے تو طے نہ کر سکے گا۔

درختوں کے تنے

مافی الجنة شجرة الا وساقها من ذهب یعنی جنت میں درخت کا تنہ سونے کا ہوگا۔

ترمذی میں جنت کے بیان میں بروایت معاذؓ ارشاد رسول منقول ہے۔ یدخل اهل الجنة الجنة علی طول آدم ستین ذراعا بذراع الملک علی حسن یوسف و علی میلاد عیسی ثلث و ثلاثین سنة و علی لسان محمدؐ جرد مرد مکحلون

یعنی اہل جنت، جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کی لمبائی حقیقی بادشاہ کے ہاتھ سے ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ ان کا حسن یوسف جیسا ہوگا اور ان کی عمر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے آسمان تک اوپر اٹھانے جانے کی عمر ۳۳ سال ہوگی اور ان کی زبان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہوگی۔ بدن پر بال نہیں ہوں گے۔ نہ چہرے پر ڈاڑھی مونچھ ہوگی سرگیں آنکھ والے ہوں گے۔

صحیحین میں بروایت ابو ہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول زمرة تلج الجنة صورهم علی صورة القمر لیلة البدر لا یصفون فیما ولا یمتخطون ولا یتغوطون فیها وآنیتهم وامشاطهم الذهب والفضه وحی

برهم الالوه واشهم المسک ولکل واحد منهم زوجتان یری مخ ساقهن من وراء اللحم من الحسن لااختلاف بینهم ولا باغض قلوبهم قلب واحد . یُسبحوْنَ اللہ بکرۃ وعَشِیاً

لوگوں میں پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کی شکل چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔ وہ جنت میں تھوک، بول و براز وغیرہ سے پاک ہوں گے۔ ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی۔ ان کے عودسوز اگر کی لکڑی کے ہوں گے۔ ان کا پسینہ مشک کا ہوگا ان میں سے ہر ایک کو دو دو بیویاں منبع حسن سب ان کی پنڈلی کی ہڈی گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا نہ آپس میں کوئی بغض وحسد آپس میں ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔

قرآن مجید میں خصوصیت کے سے چند اہم نام اس طرح آئے ہیں۔

سورہ انعام ارشاد خداوندی ہے لَھُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّھِمْ ان کے لئے سلامتی کا گھر ان کے رب کے ہاں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے اہل جنت کہیں گے احلنا دار المقامۃ من فضلہ یعنی پروردگار عالم نے ہمیشہ رہنے والے مقام اور گھر میں لا اتارا ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا: عِنْدَھَا جَنَّۃُ الْمَاْوٰی اس کے پاس ٹھکانے کی جنت ہے

ایک اور جگہ فرمایا جنت عدن التی وعد الرحمن بالغیب ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کا اللہ نے اپنے بندوں کے لئے وعدہ فرمایا ہے ایک اور جگہ فرمایا اُولٰئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ

اہل جنت کا لباس اور زیور

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ.

اللہ سے ڈرنے والے بلاشبہ امن کے باغوں اور چشموں میں نیز باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔

اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ یُحَلَّوۡنَ مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّیَلۡبَسُوۡنَ ثِیَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّکِئِیۡنَ فِیۡهَا عَلَی الۡاَرَآئِکِ۔

اہل ایمان وتقویٰ وہ لوگ ہیں ان کے لئے ہیشگی کے باغ ہیں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ان میں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ باریک اور دبیز ریشم پہنے، سبز کپڑے پہنے، مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

ان کے خادم وَیَطُوۡفُ عَلَیۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ اِذَا رَاَیۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا۔

ان کے پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے آمد ورفت رکھیں گے اگر آپ انھیں دیکھیں تو بکھرے ہوئے موتی سمجھیں۔

امام بیہقیؒ نے بہ روایت حضرت ابوسعید خدریؓ ارشاد رسولؐ نقل کیا ہے۔

ان اللہ احاطہ حائطہ الجنة بلبنة من ذهب ولبنته من فضة وغرسها بيده وقال لها تكلمي فقالت قد افلح المومنون. فقال طوبى لك منزل الملوك.

اللہ نے جنت کی دیوار بنائی ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی اور اس کے پودے ہاتھ سے لگائے پھر اس سے کہا کچھ بول اس نے کہا قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُوۡمِنُوۡنَ فرمایا تیرے لئے مبارکبادی ہو تو بادشاہوں کی قیامگاہ ہے۔

مادہ تخلیق حور

حضرت انسؓ کی روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحور العین خلقن من زعفران یعنی حورعین زعفران سے پیدا کی گئی ہیں۔

حضرت ابو نعیمؒ نے حضرت انسؓ کی ایک اور روایت میں بتایا ہے کہ اگر جنت کی حور سمندروں میں تھوک دے تو سارے سمندر اس کی شیرینی دہن سے میٹھے ہو جائیں گے۔

تعداد متفرق اور حسن بے مثال

مسلم شریف میں جنت کے بیان میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت ہے جس کا ایک حصہ ہے۔

ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والتى تليها على ضوء كوكب درى فى السماء لكل امرئ منهم زوجتان اثنتان يُرى مخ ساقهما من وراء اللحم

یعنی سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا اس کی شکل ایسی ہوگی جیسے چودھویں رات کے چاند کی اور جو گروہ اس کے بعد داخل ہوگا اس کی شکل آسمان کے چمکتے تارے کی طرح ہوگی اور ہر جنتی کو دو بیویاں ملیں گی وہ اتنی خوبصورت ہوں گی کہ ان کی پنڈلی کا گودا گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔

اس طرح امام احمدؒ نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ارشاد سراپا نور ﷺ سے منقول ہے۔ لو جل من اهل الجنة زوجتان من الحور العين على كل واحدة سبعون حلة يرى مخ ساقهما من وراء الثياب .

ہر جنتی مرد کو حور عین میں سے دو بیویاں ملیں گی ان میں سے ہر ایک ستر ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوگی لیکن پنڈلیوں کا گودا کپڑوں کے اندر سے جھلکے گا۔

نعمتِ دیدارِ الٰہی

امام مسلمؒ نے بروایت صہیبؓ وہ روایت نقل کی ہے جس میں رویت باری کا تذکرہ ہے

اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار نادى مناديا اهل الجنة ان لكم عندا الله موعدا فيقولون ماهو ؟ الم يثقل موازيننا ويبيض وجوهنا ويدخلنا الجنة نجاّنا من النار فيكشف الحجاب فينظرون الى الله هو الله ما اعطاهم الله شيأ هوا حب اليهم من النظر اليه.

یعنی جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔ آواز دینے والا آواز دے گا اے جنتیو! اللہ کے ہاں تمہارے لئے ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے وہ کون سا وعدہ ہے کیا اللہ ہمارے لئے ہمارے اعمال کا پلڑا بھاری نہیں کیا اور کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں بنایا کیا اس نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور کیا ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی۔

اس کے بعد پردہ اٹھایا جائے گا اور وہ اللہ کا دیدار کریں گے۔

قسم بہ خدا ان کو جتنی نعمتیں ملی ہوں گی ان میں ان کے نزدیک دیدار الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت محبوب نہ ہوگی۔

جنت کی نعمتیں

(یہ چند سوال وجواب مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ کی کتاب سے مستفاد ہیں)

چند سوالات

السوال: اُمّ المومنین سیدہ ام سلمہؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حورعین سے کیا مراد ہے؟ الواقعہ آیت نمبر ۲۲

الجواب: فقال حور بیض ، عین ضخام العیون ، شعر الحورآء

ارشاد فرمایا حور سے مراد نہایت گوری خوبصورت عورت اور عین سے مراد بڑی بڑی کشادہ آنکھوں والی (جس کے آنکھ کی سفیدی بیحد سفید اور سیاہی بے انتہا سیاہ ہو ایسی آنکھ حسن وجمال میں بے نظیر شمار کی جاتی ہے) حور کے بال دراز ہوا کرتے ہیں۔

السوال: پھر میں نے دریافت کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کامثال اللولوء المکنون کا کیا مطلب ہے؟

الجواب: فقال صفا ھن صفآء الدر الذی فی الاصداف الذی لم تمسہ الایدی۔

ارشاد فرمایا حوروں کے جسم کی صفائی وپاکیزگی اُس عمدہ وخوبصورت موتی کی طرح ہوگی جو صدف (سیپ) میں محفوظ ہو جس کو کسی کا ہاتھ نہ لگا ہو ، جنت کی یہ عورتیں اپنی دلکشی ورعنائی میں پوشیدہ موتیوں کی طرح فریفتہ نظر ہوں گی)

السوال: پھر میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھن خیرات حسان کا کیا مطلب ہے؟

الجواب: فقال خیرات الاخلاق، حسان الوجوہ۔

ارشاد فرمایا خیرات سے مراد عمدہ و اعلیٰ اخلاق و عادات والیاں اور حسان سے مراد خوبصورت چہرے والیاں (یعنی جنت کی یہ حوریں جیسے حسین و جمیل ہیں ان کے عادات واطوار بھی بے مثال و بے نظیر ہوں گے)۔

السوال: پھر میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کانھن بیض مکنون سے کیا مراد ہے۔

الجواب: فقال رقتھن کرقۃ الجلد الذی رأیت داخل البیضۃ مما یلی القشرۃ ۔ارشاد فرمایا اُن عورتوں کے گداز جسم انڈے کی اُس سفید جھلی کی طرح نرم و نازک ہوں گے جو چھلکے سے متصل ہوا کرتی ہے۔

السوال: پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربا اترابا (الواقعہ آیت نمبر ۳۷) کا کیا مطلب ہے؟

الجواب: فقال ھن اللواتی قبضن فی دار الدنیا عجائز رمصا شمطا خلقھن اللہ بعد الکبر فجعلھن اللہ عذاری، عربا، متعشقات متحببات، اترابا علی میلاد واحد ۔ارشاد فرمایا یہ وہ نیک عورتیں ہیں جو دنیا کی زندگی میں وفات پائی تھیں بڑھاپا انتہا درجے کا تھا آنکھیں چندھیائی ہوئی، چہرہ کی کھال سوکھی ہوئی پیچدار اس بڑھاپے کے بعد اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں پھر سے بھرپور شباب کے ساتھ کنواری حالت میں پیدا کریں گے۔(جنت میں ایسی عورتیں عربا اترابا کی صفت پر ہوں گی۔

عروبہ ایسی عورت کو کہا جاتا ہے جس میں نسوانیت کی ہر ہر خوبی ہو (شباب، ربائی، دل ربائی، جاذب نظری، خمار آلودہ کشادہ آنکھی، خوش اطوار، خوش گفتار، نسوانی جذبات سے بھرپور، اپنے شوہر کو دل وجان سے چاہنے والی، حسین وجمیل،، من پسند محبوبہ)۔

اتـرابـا ، تـرب کی جمع ہے۔ترب ایسی عورت کوکہا جاتا ہے جو اپنے شوہر کے ہم عمر ہو اور ہمیشہ اس عمر پر باقی رہے۔ادھیڑ یا بوڑھی نہ ہو۔

السوال: پھر میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا جنت کی حوریں؟

الجواب:فقال بل نساء الدنیا افضل من الحور العین کفضل الظهارة البطانة ۔ارشاد فرمایا دنیا کی جنتی عورتیں حوروں سے افضل ہوں گی جیسا کہ پوشاک کا اوپری کپڑا نیچے والے کپڑے (استر) سے بہتر ہوا کرتا ہے۔

السوال: میں نے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ حوران جنت سے افضل و بہتر ہونگی؟

الجواب:فقال بصلاتهن وصیامهن و عبادتهن الله تعالیٰ، البس الله وجوههن النور واجسادهن الحریر، بیض الالوان خضر الثیاب، صفر الحلی، مجامدهن الذر وامشاطهن الذهب، یقلن۔

نحن الخالدات فلا نموت ونحن الناعمات فلا نباس ابدا
ونحن القیمات فلا نظعن ابدا ونحن الراضیات ولا نسخط ابدا
طوبی لمن کنا له وکان لنا

ارشاد فرمایا نماز پڑھنے ، روزہ رکھنے اور اپنے رب کی عبادت کرنے کی وجہ سے وہ جنت کی حوروں سے افضل ہوگئیں۔اللہ تعالیٰ ان کے چہروں پر نور کی پوشاک پہنائے گا اور ان کے جسموں پر ریشم کا لباس ہوگا۔رنگ خوبصورت ،لباس سبز رنگ کے سونے چاندی کے زیور سے آراستہ ،خوشبو اور عود جلانے کے برتن موتیوں کے، اُن کی کنگھیاں سونے کی (وہ اپنے جنتی شوہروں کوخوش کرنے کیلئے پرکشش و دل آویز آوازوں میں یہ نغمے پڑھ رہی ہوں گی)۔

ترجمہ : ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی خواتین ہیں ہمیں موت نہ آئے گی
ہم نرم و گداز جسم والیاں ہیں کبھی خشک و سخت جسم نہ ہوں گے
ہم تمہارے محلات ہی میں مقیم رہیں گے کبھی سفر یا کوچ نہ کریں گے

ہم تمہارے ساتھ خوش وخرم رہیں گے کبھی ناراض وخفا نہ ہوں گے

وہ مبارک وخوش نصیب ہیں جن کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہیں

جنت کی پہلی ضیافت

السوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اہل جنت جب جنت میں پہنچ جائیں گے، تو ان کی پہلی ضیافت کس طعام سے ہوگی؟

الجواب: فقال زيادة كبد الحوت ۔ ارشاد فرمایا مچھلی کے جگر کے کباب سے۔

السوال: پھر سوال کیا گیا اس کے بعد کس طعام سے ضیافت کی جائے گی؟

الجواب: فقال يخر لهم نور الجنة الذى كان ياكل من اطرافها ۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا جنت کے اُس فربہ بچھڑے کے بھنے گوشت سے جس کی غذا صرف جنت کے پھل پھول تھے۔

السوال: پھر سوال کیا گیا اہل جنت کا پانی کیا ہوگا؟

الجواب: من عين فيها تسمى سلسبيلا (مسلم) ارشاد فرمایا جنت کے چشمے کا پانی ہوگا جس کا نام سلسبیل ہے۔

تشریح: اہل جنت کی پہلی ضیافت کا سوال اُن تین سوالات میں ایک ہے، جس کو عبداللہ بن سلامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، عبداللہ بن سلامؓ یہودی عالم تھے اور اپنی قوم کے سردار بھی، تورات وانجیل میں نبی آخر الزماں کی علامات سے واقف تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان کیا اُس وقت یہ مدینہ طیبہ آئے اور آپ کی ذاتِ اقدس میں ان علامات کو پایا پھر مشرف بہ اسلام ہوگئے اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی۔

جنت کی نہریں

السوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی نہروں کے بارے میں سوال کیا گیا

جن سے جنت میں پانی دوڑتا ہے؟

الجواب: فقال علیؑ انھا رمن عسل مصفی وانھار من کاس ما بھا من صداع ولا ندامة وانھار من لبن لم یتغیر طعمه، ومآء غیر اسن، وفاکھة لعمر الھک مما تعلمون وخیر من مثله معه، وازواج مطھرة۔

ارشاد فرمایا ایک (۱) تو خالص شہد کی نہریں ہیں۔ دوسری (۲) ایسی شراب کی نہریں جس کے پینے سے سر نہ چکراتا ہے اور نہ آدمی بے دم ہوگا (صرف لذت ہی لذت رہے گی) تیسرے ۳ دودھ کی نہریں جس کا ذائقہ کبھی نہ خراب ہوگا۔ چوتھے (۴) ایسے پانی کی نہریں جس میں کسی قسم کا تغیر نہ ہوگا (نہ رنگ میں نہ بو اور نہ مزے میں) اور ذاتِ الٰہی کی قسم ایسے میوے ہوں گے جن کو تم جانتے ہو اور ان کے علاوہ بہت زیادہ بہتر اور پاکیزہ حسین وجمیل عورتیں بھی۔

تشریح: قرآن حکیم میں جنت کی نہروں کا بکثرت تذکرہ آیا ہے بلکہ جہاں کہیں بھی جنت کا ذکر آیا ہے اُس کیفیت میں ان نہروں کا ذکر ملتا ہے۔

جنت کی یہ چار بنیادی نہریں ہیں جو آٹھوں جنت میں رواں دواں ہو رہی ہوں گی، اِنھی نہروں کی ہزاروں شاخیں اہل جنت کے محلات و باغات میں نیچے اوپر، دائیں بائیں، ہر سمت بہہ رہی ہوں گی یہ نہ کبھی خشک ہوں گی اور نہ سست پڑیں گی۔

ان چاروں بڑی نہروں کا تذکرہ آیت ذیل میں موجود ہے۔

مثل الجنة التی وعد المتقون فیھا انھار من مآء غیر اسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمه وانھار من خمر لذة للشاربین وانھار من عسل مصفی

اللہ سے ڈرنے والے بندوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اُس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا

(نہ بو میں، نہ رنگ میں، نہ مزے میں) اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بھی بدلا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل خالص ہوں گی۔

عام طور پر پانی زیادہ رُکے رہنے یا کسی چیز کے اختلاط سے بدل جاتا ہے لیکن جنت کی نہروں کا یہ پانی ہمیشہ ہمیشہ اپنی اصلی حالت پر قائم رہے گا ایسا پانی شیریں تر اور پاکیزہ تر شمار کیا جاتا ہے۔ دودھ کی نہریں ایسی ہیں کہ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں آیا وہ دنیا کے دودھ کی طرح نہیں کہ چند گھنٹوں میں اپنی حقیقت کھودیتا ہے۔

شراب کی نہریں خالص ترین پاکیزہ ترین صرف لذت ہی لذت والی ہیں نہ اُس سے نشہ پیدا ہوگا نہ بے دمی نہ تلخی نہ گرانی، جس قدر بھی پی جائے گی سرور بڑھتا جائیگا۔ اسی طرح شہد کا معاملہ کہ وہ خالص ترین ہوگا میل کچیل تو کجا جھاگ تک نہ ہوگا۔

آیت میں چار قسم کی نہروں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ پانی تو ایسی چیز ہے جو ہر شے کی حیات کا ذریعہ ہے اور دودھ غذائے انسانی میں لطیف ترین غذا ہے جو بچے، جوان، بوڑھے، تندرست اور بیمار ہر ایک کی مفید غذا ہے اور شراب خالص سرور و نشاط کی چیز ہے اور شہد تو انسانی صحت وشفاء کا مشروب ہے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی یہ نہریں عام نہروں کی طرح نہیں ہیں کہ زمین پر بہہ رہی ہوں بلکہ وہ دیوار کی شکل میں ریل کی طرح دوڑ رہی ہوں گی پانی کی لطافت اور پاکیزگی کی وجہ سے اُس کے دوسری جانب کی چیزیں واضح طور پر نظر آرہی ہوں گی۔

الکوثر

السوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الکوثر کے بارے میں دریافت کیا گیا، یارسول

اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ''کوثر'' کیا چیز ہے؟

الجواب: فقال هو نهر اعطانيه ربي في الجنة هو اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل ، فيه طيور اعناقها كاعناق الجزر

قيل يا رسول الله انها لناعمة ، قال اكلها انعم منها ۔ ارشاد فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے مجھ کو عنایت کی ہے اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔

اس پر ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اصیل اونٹ کی گردنوں کی طرح ہیں۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر تو یہ نہایت نفیس و عمدہ پرندے ہیں؟

ارشاد فرمایا اس کا کھانے والا اس سے بھی کہیں زیادہ نفیس وعیش والا ہے۔

تشریح: ام المومنین سیدہ ماریہ قبطیہؓ کے بطن مبارک سے صاحبزادہ ابراہیم بن رسول اللہؐ پیدا ہوئے تھے۔ دوڈھائی سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس سے پہلے اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے بطن شریف سے دو ۲ صاحبزادے، صاحبزادہ طیبؓ، صاحبزادہ طاہرؓ بھی وفات پا چکے تھے اس پر مشرکین نے یہ طعنہ دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابتر ہو چکے ہیں یعنی ان کی نسل ختم ہو چکی ہے آئندہ ان کا کام کرنے اور ان کا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا۔ بس چند دن اور صبر کر لو قصہ تمام ہو جائے گا۔

اس موقع پر سورۃ الکوثر نازل ہوئی اس میں آپؐ کے مقام ومنزلت کا اظہار کیا گیا اور پھر آپ کے بدخواہوں کا انجام بھی بیان کیا گیا کہ حقیقت میں ابتر یہی لوگ ہیں جنھوں نے آپ کو ابتری کا طعنہ دیا ہے۔ (ابن کثیر، تفسیر مظہری)

اور یہ واقعہ ہے کہ ایسے بدخواہوں کا آج نام ونشان تک موجود نہیں ہے لیکن چودہ سو سال گزر چکے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آپ کا پیام دنیا کے گوشے

گوشے میں موجود ہے۔ لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان ہر صبح وشام آپؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں، اذانوں میں آپ کا نام بلند کرتے ہیں، خلوت وجلوت میں آپؐ پر ہر لمحہ درودو سلام پڑھا جاتا ہے۔

یہ تو عالم دنیا کا حال ہے عالم آخرت میں الکوثر جیسی عظیم الشان نعمت آپ کو دی گئی ہے۔ جنت کی نہروں میں یہ افضل واعلیٰ ترین نہر ہے جس کی عجیب وغریب شان بیان کی گئی ہے۔

میدانِ حشر میں اسی نہر کا پانی حوض کوثر کے نام سے رہے گا اس حوض پر آسمان کے ستاروں کی تعداد میں بے شمار سونے وچاندی کے پیالے ہوں گے۔ محشر کی گرمی وتلخی میں جہاں ایک قطرۂ آب نہ ہوگا اور لوگ بھوک وپیاس کی وجہ سے تڑپ رہے ہوں گے ایسے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت کے پیاسوں کو ان پیالوں سے سیراب کریں گے

حدیث میں یہ صراحت بھی ہے کہ جس نے ایک گھونٹ پی لیا اُس کی پیاس ہمیشہ کیلئے بجھ جائے گی۔ اب ایسا شخص جنت میں صرف لطف ولذت کیلئے پانی پیا کرے گا پیاس کبھی نہ ہوگی۔

حوض کوثر کے تذکرے میں ایک لرزہ خیز واقعہ یہ بھی ملتا ہے کہ جو امت کے بدعتی مسلمانوں کے لئے نصیحت وعبرت کا تازیانہ ہے۔

آپؐ ارشاد فرماتے ہیں خبردار رہو میں قیامت کے دن تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچا ہوا ہوں گا اور تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ خبردار اس وقت مجھ کو رسوا نہ کرنا۔ اس وقت شدت پیاس سے میری امت کے لوگ میرے پاس آئیں گے کچھ لوگوں کو میں چھڑاؤں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھڑائے جائیں گے (یعنی فرشتے انھیں حوض کوثر پر آنے نہ دیں گے بلکہ دھکے دے دے کر دور کررہے ہوں گے) میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں اللہ فرمائے گا اے نبی

(صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئے نئے طریقے ایجاد کر لئے، جب میں یہ بات سنوں گا تو میں بھی انھیں دفع کروں گا اور کہوں گا دور ہو دور ہو۔ (ابن ماجہ، کتاب المناسک، بخاری ومسلم)

اہل جنت کی نیند

السوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اہل جنت کو نیند آئے گی؟

الجواب: **فقال النوم اخوالموت واھل الجنة لاینامون۔**

ارشاد فرمایا نیند تو موت کا بھائی ہے اور اہل جنت نہیں سوئیں گے۔

تشریح: اُردو محاورے میں نیند کو موت کی بہن کہا جاتا ہے اسی کو عربی محاورے میں اخوالموت (نیند کا بھائی کہا گیا ہے) نیند دراصل ایسی کیفیت کا نام ہے جو انسان کے تھک جانے یا مسلسل جاگنے کے باعث طاری ہوتی ہے اور پھر آدمی کے ہوش وحواس کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ جب وہ چھا جاتی ہے تو انسان دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتا ہے گویا آدمی نیم مردہ ہو جاتا ہے اور اپنے اختیارات کھو بیٹھتا ہے اس لحاظ سے نیند، موت ہی کی ایک دوسری شکل بن جاتی ہے ظاہر ہے یہ غیر اختیاری اور مجبوری کی کیفیت (نیند) جنت میں نہ ہوگی بلکہ جنت خودمختاری اور خودارادی کا مقام ہے جب وہاں موت نہ ہوگی تو موت جیسی کیفیات بھی نہ ہوگی، اسی حقیقت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمارہے ہیں جنت میں اہل جنت مجبور و بےبس نہ ہوں گے، کہ نیند انھیں اپنی گرفت میں لے لے۔

اہل جنت اگر سونا چاہیں تو سو بھی جائیں گے لیکن اُن کا سونا کسی تھکن یا پستی وکمزوری کی بناء پر نہ ہوگا بلکہ اُن کا اپنا اختیاری عمل ہوگا جب چاہیں گے سو جائیں

گے اور جب بیدار ہونا پسند کریں گے بیدار ہو جائیں گے۔ نیند اہل جنت پر مسلط نہ ہوگی بلکہ اہل جنت نیند پر مسلط ہوں گے، نیند اُن کے اپنے اختیار وقدرت میں ہوگی۔ صرف لطف ولذت کے لئے استراحت کریں گے۔

جنت میں نیند ہی کی یہ خصوصیت نہیں کہ وہ صرف لطف ولذت کیلئے ہوگی بلکہ جنت کی ہر چیز اور ہر حالت لطف ولذت ہی کیلئے ہوگی، پانی پیاس کی وجہ سے نہیں پیا جائے گا کھانا بھوک یا ضرورت کیلئے نہیں کھایا جائے گا غرض چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا، سیر وتفریح، سونا جاگنا، ہر ہر عمل صرف لطف ولذت کیلئے اختیار کیا جائے گا اور یہ لطف ولذت کسی منزل پر ختم نہ ہوں گے ہر آن نیا لطف نئی لذت ملا کرے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ اہل جنت سوئیں گے نہیں یعنی نیند انھیں اپنی گرفت میں نہیں لے گی۔

جنت کی سواریاں

السوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیؓ نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟

الجواب: فقال ان دخلت الجنة اتيت بفرس من ياقوت له جناحان فحملت عليه فطاربک في الجنة حيث شئت

ارشاد فرمایا جب تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے تو زمرد یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو بازو ہوں گے پھر اس پر تم کو سوار کر دیا جائے گا وہ تم کو لے کر جنت میں تم جہاں چاہو گے لے اُڑے گا۔

السوال: ایک دوسرے صحابیؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟

الجواب: فقال ان يدخلک الله الجنة يكن لک فيها ما اشتهت نفسک وقرت عينک

ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تجھ کو جنت میں داخل کر دیا تو تجھ کو ہر وہ چیز ملے گی جس کو تیرا نفس چاہے گا اور جس کو دیکھ کر تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

تشریح: جنت کی نعمتیں اور راحتیں اور سامان عیش وعشرت دنیا کی طرح محدود اور فانی نہیں ہیں وہاں کے ساز و سامان آرام و آسائش کو الفاظ سے ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام پاک کا اعجاز ہے کہ آپؐ نے جنت کا تعارف ایسے جامع و کامل عنوان سے ادا فرمایا ہے کہ اس سے بہتر اور کوئی عنوان نہیں ملتا۔

آپؐ ارشاد فرماتے ہیں: اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے جنت میں ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے قلب میں اُس کا خیال گزرا، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس بات کی تصدیق کے لئے اگر تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ کلام پڑھ لو۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین. کسی انسان کو خبر تک نہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے کیا کیا نعمتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔